رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Regd. No. L. 5254

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳ نومبر۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے:۔

"صحت خراب ہے۔ فالج کا حملہ معلوم ہوتا ہے"

احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا فرمائیں۔

* * * *

امریکہ تیل کی پیداوار پھر شروع کرنے کے لئے ایران کو مدد دینے کے سوال پر غور کر رہا ہے

یہ امداد اس وقت جاری رہے گی جب تک کہ برطانیہ اور ایران کے درمیان تیل کے جھگڑے کا قطعی تصفیہ نہ ہو جائے

واشنگٹن ۱۴ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ ایران کو تیل کی پیداوار پھر شروع کرنے میں مدد دینے کے لئے ایک نئے منصوبے پر غور کر رہا ہے۔ یہ مدد اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کہ برطانیہ اور ایران کے درمیان تیل کے جھگڑے کا قطعی تصفیہ نہ ہو جائے۔ اس نئے منصوبے کے متعلق آج کل امریکہ کے دفتر خارجہ میں بات چیت ہو رہی ہے۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ آئندہ ہفتہ محکمہ خارجہ صدر منتخب جنرل آئزن ہاور یا ان کے کسی نمائندے سے اس مسئلہ پر بات چیت کرے گا۔ ادھر امید ظاہر کی جا رہی ہے کہ آئندہ جمعرات کو صدر ٹرومین اور جنرل آئزن ہاور کے درمیان ملاقات کے وقت بھی اس نئے منصوبہ پر تبادلہ خیالات ہوگا۔ چونکہ فوجی اعتبار سے ایران کو زبردست اہمیت حاصل ہے۔ اسلئے جنرل آئزن ہاور کی خواہش ہے کہ ایران میں جلد سے جلد تیل کی پیداوار پھر شروع ہو جائے۔ ادھر برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن اور امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچی سن کے درمیان جو ملاقاتیں ہونے والی ہیں۔ خیال ہے ان میں بھی یہ مسئلہ خاص طور پر زیر غور آئے گا۔

اقوام متحدہ میں ایران کے مستقل نمائندے مسٹر نصر اللہ انتظام نے کہا ہے کہ بین الاقوامی بنک سیاسی مصلحتوں کی بناء پر ایران کو قرضہ نہیں دے رہا ہے کل انہوں نے جنرل اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا بار بار درخواست کرنے کے باوجود بھی بنک نے ایران کو قرضہ نہیں دیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بنک ان بنیادی اصولوں کو فراموش کر بیٹھا ہے۔ جن کے پیش نظر اس کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔

انقرہ ۱۴ نومبر۔ پاکستان کا ثقافتی مشن کل انقرہ پہنچ گیا۔ ترکی کی وزارت تعلیم اخبار نویسوں اور طلباء کی طرف سے وفد کا پر جوش خیر مقدم کیا گیا۔ وفد ترکی میں تین ہفتہ قیام کرے گا۔

جنرل نجیب نے چھ ماہ کیلئے اعلیٰ اختیارات خود سنبھال لئے

قاہرہ ۱۴ نومبر۔ مصر میں جنرل نجیب نے چھ ماہ کے لئے حکومت کے اعلیٰ اختیارات اپنے ہاتھ میں لئے ہیں۔ اس میں جولائی ۱۹۵۲ء سے لے کر جنوری ۵۳ء تک کا عرصہ شامل ہے کابینہ کی طرف سے ایک فرمان جاری ہوا ہے۔ جس میں انہیں اعلیٰ اختیارات تفویض کئے گئے ہیں۔ دراصل اس فرمان کے ذریعہ جنرل نجیب کو ان اقدامات کی قانونی ذمہ داریوں سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ جو وہ تحریک انقلاب کے وقت سے اب تک مصری اقتدار اعلیٰ کے قائمقام کی حیثیت سے تحفظ امن کی خاطر کرتے رہے ہیں۔ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ ہو سکتا ہے اس دوران میں ان کے بعض اقدامات قانون کی حدود سے باہر ہوں۔ لیکن ان کے لئے انہیں ذمہ دار قرار نہیں دیا جائے گا۔

کینیا میں ۳۴ سکول بند کر دیئے گئے

نیروبی ۱۴ نومبر۔ کینیا کے گورنر نے باغیانہ سرگرمیوں میں حصہ لینے کی وجہ سے ۳۴ افریقی سکولوں کو بند کر دینے کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے ماؤ ماؤ جماعت کے ساتھ تعلقات ثابت ہونے پر مزید ۱۴ اسکولوں کو بند کر دیا جائے گا

ہندوستانی ٹیم نے ۳۸۷ رنز بنا کر کھیل ختم کرنے کا اعلان کر دیا

بمبئی ۱۴ نومبر۔ آج یہاں پاکستان اور ہندوستان کے درمیان تیسرے امتحانی میچ کے دوسرے دن ہندوستانی ٹیم نے ۳۸۷ رنز بنا کر کھیل ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ ابھی اسکے چار کھلاڑی آؤٹ ہوئے تھے۔ وقت ختم ہونے میں صرف ۲۸ منٹ باقی تھے کہ پاکستانی ٹیم کو ۱۰۲ رنز [illegible]

تھائی لینڈ میں کمیونسٹ پارٹی کو خلاف قانون قرار دیدیا گیا

بنکاک ۱۴ نومبر۔ تھائی لینڈ کی پارلیمنٹ نے ایک بل منظور کیا ہے۔ جس کی رو سے کمیونسٹوں کو خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔ اس بل کے تحت کمیونسٹوں کو محض کمیونسٹ ہونے کی بناء پر دس سال سے لے کر عمر قید تک کی سزا دی جا سکے گی۔

۵۴ کی کمی کے ساتھ دوسری اننگ شروع کرنی پڑی۔ اسکے کھیل ختم ہونے تک چودہ رن بنائے اور اس کا ایک کھلاڑی آؤٹ ہوا اب ایک اننگ کی شکست سے بچنے کیلئے ۹۶ رنز اور بنانے ہیں۔

قوام السلطنۃ اپنی قیام گاہ میں واپس آگئے

تہران ۱۴ نومبر۔ ایران کے سابق وزیر اعظم آقائے قوام السلطنۃ۔ اب اپنی قیام گاہ میں واپس آگئے ہیں۔ وہ دل کے مرض میں مبتلا ہیں۔ خیال ہے چند روز میں ان کا اپریشن بھی ہوگا۔ انہوں نے کہا ہے کہ جولائی کے فسادات کے سلسلے میں حکومت جو مجھ پر مقدمہ چلانا چاہتی ہے۔ میں اس کے لئے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامدِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

یَا شَمْسَنَا یَا مَبْدَءَ الْاَنْوَارِ
نَوَّرْتَ وَجْہَ الْمُدْنِ وَالْبَیْدَاءِ
اِنِّیْ اَرٰی فِیْ وَجْھِکَ الْمُتَھَلِّلِ
شَاْنًا یَّفُوْقُ شُئُوْنَ وَجْہِ ذُکَاءِ

ترجمہ:۔ اے ہمارے آفتاب اور مبداء الانوار آپ نے شہروں اور جنگلوں کو روشن کر دیا میں آپ کے نورانی چہرہ میں آفتاب کی شان سے بالاتر اور بہت بڑھکر شان پاتا ہوں۔ (منن الرحمٰن)

دولتِ مشترکہ کی کانفرنس میں شریک ہونیوالا پاکستانی وفد

لندن ۱۴ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ دولت مشترکہ کی کانفرنس میں پاکستانی وفد وزیر اعظم، وزیر خزانہ وزیر تجارت، کیبنٹ سیکرٹریٹ کے سیکرٹری جنرل کامرس سیکرٹری۔ سیکرٹری محکمہ اقتصادیات اور وزیر اعظم کے پرائیویٹ سیکرٹری پر مشتمل ہوگا۔ ان کے علاوہ وزارت خزانہ کے دو افسر اور سٹیٹ بنک آف پاکستان کا بھی ایک افسر وفد میں شامل کیا جائے گا۔

مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد مجلس آئین ساز نے ولی عہد کو صدرِ ریاست منتخب کر لیا

سرینگر ۱۴ نومبر۔ مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد مجلس آئین ساز نے آج مہاراجہ کے لڑکے یوراج کرن سنگھ کو صدر ریاست منتخب کر لیا۔ شیخ عبد اللہ نے ولی عہد کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اعلان کیا کہ مجھے خوشی ہے کہ اسمبلی نے مسٹر کرن سنگھ کو صدر ریاست منتخب کر کے انہیں مناسب اور شاندار اعزاز بخشا ہے۔

برطانوی ہائی کمشنر لائلپور میں

لائلپور ۱۴ نومبر۔ برطانوی ہائی کمشنر مقیم پاکستان سر گلبرٹ لیتھویٹ جو آجکل پنجاب کا دورہ کر رہے ہیں۔ جمعرات کی صبح کو لاہور سے لائلپور روانہ ہوئے بدھ کی شام کو نواب مظفر علی خان قزلباش اور ان کی بیگم صاحبہ نے ان کے اعزاز میں ڈنر کا اہتمام کیا تھا۔ لائلپور پہنچنے پر آپ نے زراعتی کالج کے مختلف شعبوں کا معائنہ کیا (ب۔ا۔س)

۔۔۔ تیار ہوں۔ جو جو سوالات بھی مجھ سے پوچھے جائینگے میں گھر سے ہی ان کے جواب بھیجدوں گا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مولوی ظفر علی خان در مدح گورنمنٹ انگلشیہ

(مرسلہ مکرم دوست محمد صاحب حجامہ ڈیرہ غازیخان)

۱۔ "ہم یہ بات اپنی تحریر و تقریر میں پہلے بھی ظاہر کر چکے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں کہ ہندوستان دارالسلام ہے اور دارالسلام ہے۔ مسلمان ایک لمحہ کے لئے ایسی حکومت (انگریزی) سے بدظن ہونے کا خیال نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی بدبخت مسلمان گورنمنٹ سے سرکشی کی جراءت کرے۔ تو ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں۔ کہ وہ مسلمان مسلمان نہیں" (زمیندار مورخہ ۱۱/ نومبر ۱۹۱۱ء)

۲۔ اگر خدانخواستہ گورنمنٹ انگلشیہ کی کسی مسلمان طاقت سے ان بن ہو جائے۔ تو ایسی حالت میں مسلمانوں کو اسی طرح سرکار کی طرف سے جلتی آگ میں کود کر اپنی عقیدتمندی کا ثبوت دینا چاہیئے جس طرح سرحدی علاقہ اور سمالی لینڈ کی لڑائیوں میں مسلمان فوجی سپاہیوں نے اپنے مذہبی و قومی بھائیوں کے خلاف جنگ کر کے اس بات کا بارہا ثبوت دیا ہے۔ کہ اطاعت اولی الامر کے حکم کے وہ کس درجہ پابند ہیں۔

مسلمانوں کا سر پھر انہیں ہے۔ کہ وہ اس مہربان و عادل گورنمنٹ سے سرکشی اختیار کریں"
زمیندار مورخہ ۱۱/ نومبر ۱۹۱۱ء

۳۔ "زمیندار اور اس کے ناظرین گورنمنٹ برطانیہ کو سایۂ خدا سمجھتے ہیں۔ اور اس کی عنایات شاہانہ، انصاف خسروانہ کو اپنی دلی ارادت و قلبی عقیدت کا کفیل سمجھتے ہوئے اپنے بادشاہ عالم پناہ کی پیشانی کے ایک قطرے کی بجائے اپنے جسم کا خون بہانے کیلئے تیار ہیں۔ اور یہی حالت تمام ہندوستان کے مسلمانوں کی ہے۔"

۴۔ "ہماری کسی نظم کا مقصد اس سے زیادہ نہیں ہے۔ مسلمانوں میں جہاں ہمدردی بنی نوع غیرت دینی۔ اخوت اسلامی۔ اتحاد ملی۔ مروت قومی کی مقدس ترین خصوصیات زندہ ہو جائیں۔ وہاں اپنے بادشاہ کی اطاعت اور جاں نثاری سلطنت ابد مدت برطانیہ کے ساتھ محبت کے وہ ضروری اوصاف بھی بدرجہ اتم موجود ہو جائیں۔ جن کے بغیر ہندوستان کا مسلمان اطاعت اولی الامر کے الہامی ارشاد کے معیار میں پورا اترنے کے باعث کامل مسلمان نہیں بن سکتا"
(زمیندار ۹/ نومبر ۱۹۱۱ء)

۵۔ "زمیندار" ان مسلمانوں سے سخت نفرت کرتا ہے۔ جو اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کے عامل ہیں:۔ (زمیندار ۱۱/ نومبر ۱۹۱۱ء)

۶۔ ہز مجسٹی جارج پنجم کی ثناء
آپ کے عہد ہمایوں عہد میں
آج اگر لکھیں نہ مدح شاہ ہم
اے خدا قیصر ہمارے خوش رہیں
پائیں خاطر خواہ ہم دل کی مراد

ہے ہمارا ایک فرض منصبی۔!
ہر طرح کی ہے میسر خرمی
کام پھر آئے گی کیسے ان شاعری
ہو ترقی دولت و اقبال کی
شان اور عظمت بڑھے انگلینڈ کی
(زمیندار ۱۰/ نومبر ۱۹۱۱ء)

ضروری اعلان!

چونکہ میاں دین محمد صاحب ساکن گنج مغل پورہ لاہور باوجود اطلاعیابی کے قضائی فیصلہ کی تعمیل نہیں کر رہے۔ اسلئے انہیں توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اشاعت کے ایک ہفتہ کے اندر اندر اس کی تعمیل کریں۔ ورنہ ان کے خلاف کاروائی کی جائے گی۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

فارم نکاح

نظارت امور عامہ ربوہ نے جدید فارم نکاح طبع کروائے ہیں۔ اور پرانے مطبوعہ فارم نکاح مورخہ ۱۱/۵/۵۲ سے منسوخ کئے گئے ہیں۔ لہٰذا جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ پرانے فارم نکاح اگر کسی جماعت یا فرد کے پاس ہوں۔ وہ قابل عمل نہ سمجھے جائیں گے۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مودودی اپنے اصول کے مطابق اپنے تئیں ایک غیر مسلم اقلیت تسلیم کر لیں

ذیل میں ہم مودودیوں کے متعلق علمائے اسلام کے فتاوے درج کرتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوگا۔ کہ مودودیئے مسلمانوں سے بالکل ایک الگ امت اور الگ قوم ہیں۔ مودودیوں نے اپنی الگ پوزیشن خود اختیار کی ہوئی ہے وہ مسلمان قوم سے صرف اس لئے ملے رہتے ہیں۔ کہ الگ امت ہونے اور مسلمانوں سے ملے رہنے کا دوہرا فائدہ اٹھاتے رہیں۔ مودودیوں کو اپنے اصول کے مطابق خود اپنے آپ کو الگ غیر مسلم اقلیت کا مقام قبول کر لینا چاہیئے۔ حکومت ان کے حقوق متعین کر دے۔ ہم ذاتی طور پر مودودیوں کے اس اصول سے متفق نہیں۔ لیکن انہیں اپنا اصول دوسروں کو منوانے کے لئے چاہیئے۔ کہ پہلے خود اس پر عمل کر کے دکھائیں۔

(۱) مہور بدکو روالا نامہ نہایت خطرناک ہیں۔ جن سے نہ صرف افتراق بین المسلمین کا اندیشہ ہے۔ بلکہ دین اسلام کی بربادی کا بھی سخت خطرہ ہے۔ یہ اصول مودودی صاحب اور ان کے اتباع کے دین حنیف کی جڑوں پر کاری ضرب لگانے والے ہیں۔ اور ان کے ہوتے ہوئے دین اسلام کا مستقبل نہایت تاریک نظر آتا ہے..........
آپ حضرات سے امیدوار ہوں۔ کہ اس فتنہ سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے سکوت اور غفلت اور چشم پوشی کو روا نہ رکھیں۔ بلکہ حسب ارشاد ؎

نہ خفتہ کہ اکنوں گر ذلت است یا ئے
بہ نیروئے شخصے بر آید ہمہ جائے

پوری جدوجہد کام میں لائیں گے۔" (شیخ الہند مولانا حسین احمد صاحب مدنی شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند وصدر جمعیتہ العلمائے ہند)

(۲) "ان تمام باتوں کا ظاہر تو یہی ہے۔ کہ مسلم کو اہلسنت سے خارج کرنے والی ہیں۔ اور یقیناً تفریق بین المسلمین کی موجب اور نئے فرقے پیدا کرنے کیلئے بنیاد ہیں۔ لیکن بنظر تعمق دیکھیئے۔ تو کفر تک پہنچانے والی ہیں۔ پس ایسی صورت میں نیا فرقہ پیدا کرنے والی نہیں۔ بلکہ فرقہ مرتدین میں داخل کرنے والی ہو سکتی ہیں" (مولانا مفتی محمد مظہر اللہ صاحب جامع مسجد فتح پوری دہلی)

(۳) "وہ کسی معتبر اور معتمد علیہ کے شاگرد اور فیض یافتہ نہیں ہیں........ اس لئے مسلمانوں کو اس تحریک سے علیحدہ رہنا چاہیئے۔ اور ان سے میل جول اور ربط اور اتحاد نہ رکھنا چاہیئے۔ (مولانا کفایت اللہ صاحب مفتی اعظم دہلی)

احمدیہ جماعت ایک روحانی فوج ہے

فرمایا! (۱) "میں کہتا ہوں۔ کہ جو لوگ اس خیال میں رہیں گے کہ احمدیت ایک معمولی چیز ہے۔ اور وہ سلسلہ کے لئے مالی اور جانی قربانیاں نہیں کریں گے۔ خدا تعالیٰ انہیں ہلائے گا۔ اور اس زور سے ہلائے گا۔ کہ ان کی ذلیت کی کوئی چیز باقی نہیں رہے گی۔ پس

ہوشیار ہو جاؤ۔ بیدار ہو جاؤ

(۲) "اور سمجھ جاؤ۔ کہ احمدیت میں داخل ہونا ایک فوج میں داخل ہونے کے مترادف ہے۔ جس میں داخل ہوتے ہی یہ عہد لیا جاتا ہے۔ کہ اسے

"خدا تعالیٰ کے راستے میں اپنا سر کٹانا پڑیگا"

(۳) "جو شخص اس حقیقت کو نہیں سمجھتا۔ وہ اندھا ہے۔ وہ اپنی قبر آپ کھودتا ہے۔ اور اس قابل ہے۔ کہ اسے دنیا سے مٹا دیا جائے"

(۴) "سپاہی جب میدان جنگ سے شکست کھا کر واپس بھاگتے ہیں۔ تو کئی حکومتیں توپ خانوں کا منہ ان کی طرف کر دیتی ہیں۔ اور انہیں گولیوں سے ہلاک کر دیتی ہیں۔"

(۵) "تم بھی اس وقت ایک روحانی فوج میں شامل ہو۔ تم میں سے جو شخص اس میدان سے اپنی پیٹھ موڑیگا وہ اس سلوک کا مستحق نہیں ہوگا۔ جو عام لوگوں سے کیا جاتا ہے۔ بلکہ فوجی نظام کی مانند ایک ہی چیز اس کا علاج ہو گی کہ خدا کی گولی لگے اور اسے فنا کر دے"

(۶) پس تم عہد مصمم کر لو۔ کہ تم خدا تعالیٰ کے سپاہیوں میں اپنا نام لکھا کر خدا کے لئے اپنی جان۔ اپنے مال اپنے وطن۔ اپنی عزت۔ اپنے رشتہ داروں اور اپنی عزیز سے عزیز چیز کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گے۔"

تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج کے سپاہیو! آپ نے جو عہد اللہ تعالیٰ کے حضور مالی قربانی کا کیا ہے۔ اس کے پورا کرنے کا یہ بارہواں مہینہ قریب ختم ہے۔ اب آپ اپنے اوپر تنگی ڈالیں۔ یا تکلیف میں پڑیں۔ مگر ۳۰ نومبر سے قبل اپنا عہد پورا کر کے رضائے الٰہی حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

شذرات

ماہرالقادری کا خون کیوں نہیں کھولتا؟

ماہرالقادری صاحب لکھتے ہیں:۔

"میں صاف صاف کہتا ہوں کہ جب مرزا غلام احمد کے نام کے ساتھ حضرت مسیح موعود یا ظلی بروزی نبی لکھا ہوا دیکھتا ہوں تو میرا خون کھولنے لگتا ہے"

(تسنیم ۷ر اکتوبر ۱۹۵۲ء)

دوسری طرف مولانا نے خود ہی تحریر فرمایا ہے:۔

"میر تقی میر کو بعض لوگ خدائے سخن کہتے ہیں۔ علامہ اقبال کے بارے میں مولانا گرامی لکھتے ہیں ۔

در دیدۂ معنی نگراں حضرت اقبال
پیغمبری کرد و پیغمبر نتواں گفت

خود اقبال نے بعض مشاہیر کے لئے اس قسم کے الفاظ استعمال کئے ہیں

نیست پیغمبر ولیکن در بغل دارد کتاب
آں کلیم بے تجلی آں مسیح بے صلیب

ماہرالقادری صاحب! حضرت مرزا صاحب کے نام کے ساتھ اگر خدا تعالیٰ نے مسیح موعود یا نبی تابع کا لفظ لگایا ہے تو آپ کا خون کھولنے لگتا ہے لیکن آپ خود علامہ اقبال یا دیگر مشاہیر کے متعلق پیغمبر، مسیح اور کلیم کے لفظ شوق سے لگاتے ہیں آپ کا درجہ کتنا بلند ہے۔ اور خدا بے چارہ کیسا بے بس ہے لعنت ہے ایسی غیرت پر اور اس ایمان پر۔

احراری ریشہ دوانیاں بے نقاب
ـ ہوگئیں ـ

"تسنیم" کی ایک خبر ہے:۔

"ڈھاکہ۔ مفتی دین محمد صاحب نے یہاں ایک بیان میں احراری لیڈروں کو تنبیہ کیا ہے اور مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کو خاص طور پر متنبہ کیا ہے کہ پاکستان کے اس حصہ میں تنظیم اسلام کے شیرازہ کو بکھیرنے کے لئے وہ ریشہ دوانیاں کرنے سے باز آجائیں۔ اور مغربی پاکستان میں جو صدا انہوں نے لگا رکھی ہے اس سے اس حصہ کو پاک رہنے دیں۔"

(تسنیم ۸ر اکتوبر ۱۹۵۲ء)

الحمد للہ کہ احراری ریشہ دوانیاں اب بہت حد تک بے نقاب ہو چکی ہیں۔ اور وہ وقت دور نہیں کہ جس طرح بھارت کے یہ ایجنٹ ۱۹۴۷ء میں "غدار غدار" کے نعروں کے درمیان پاکستان کی سرحد میں داخل ہوئے تھے۔ اسی طرح انہیں لعنت کے ہار پہنا کر "Go back" کی ایک ہی آواز سے واہگہ پار کر دیا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ

سیاست بدر صالحین

ناظم انتخابات بلدیہ راجن پورہ نے ایک دلچسپ بیان دیتے ہوئے فرمایا:۔

"جماعت اسلامی اقتدار کی بھوکی نہیں" (تسنیم ۸ر اکتوبر ۱۹۵۲ء)

اخبار "کوثر" میں ایک نظم شائع ہوئی تھی جس کے چند اشعار درج ذیل ہیں ۔

خدا کے اذن کے کچھ منتظر سپاہی ہیں
کھڑے ہیں آج جو پا در رکاب ابھریں گے
گھڑی وہ دور نہیں جبکہ آپ کے مقبول
جن کا آپ سے لینے حساب ابھریں گے
جو صالحین سیاست بدر ہیں برسوں سے
وہ لے کے ہاتھ میں اب انتخاب

(کوثر ۱۱ر نومبر ۱۹۴۹ء)

جماعت اسلامی کے صالحین تو صرف سیاست بدر ہونے کی وجہ سے غمگین نظر آتے ہیں ورنہ وہ اقتدار کے بھوکے نہیں۔ دوسرے یہ کہ نبوت تو ختم ہوگئی ہے، مگر خدا کا اذن نیا نیا مودودیوں کے لئے اترتا رہتا ہے۔

با اصول جماعت

ناظم انتخابات بلدیہ راجن پورہ نے کہا ہے کہ

"جماعت اسلامی ایک با اصول جماعت ہے جو سب کچھ قربان کر سکتی ہے۔ لیکن اپنے اصولوں سے جو اصل میں خدا اور رسول کے بتائے ہوئے اصول ہیں ایک انچ بھی پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں"۔

(تسنیم ۸ر اکتوبر ۱۹۵۲ء)

مودودی صاحب نے ۱۹۴۶ء میں تحریک پاکستان کو جنت الحمقاء کے نام سے موسوم کرتے ہوئے اپنے لئے اور اپنی جماعت کے لئے یہ منزل حق تجویز کی

"ہمارا مختصر پروگرام یہ ہے کہ

(۱) مسلمانوں کے اس مخلوط انبوہ میں سے صالح اہل ایمان کے عنصر کو چھانٹ کر اعلیٰ درجہ کی تربیت کے ساتھ منظم کیا جائے۔

(۲) اس گروہ کے ذریعہ رائے عام کو اس حد تک تیار کر دیا جائے۔ کہ وہ اس انقلاب برپا کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دینے پر تیار ہو جائیں۔

(۳) ایسے حالات پیدا کئے جائیں کہ غیر مسلم کا بھی ایک صالح عنصر اسلامی نظام کا طالب ہو۔

پھر لکھا کہ جب اس پروگرام میں قابل لحاظ حد تک کامیاب ہو جائیں گے۔ تو

"وقت کے سیاسی نظام پر دباؤ ڈالینگے کہ وہ ایک نئی دستور ساز اسمبلی منعقد کرے کہ ملک کا آئندہ دستور کیا ہو"

نیز اس پروگرام کو بڑا لمبا پروگرام سمجھنے والوں کے جواب میں آپ نے کہا کہ

"چونکہ منزل حق یہی ہے اس لئے ہم اس کی طرف دوڑتے ہوئے مر جانا زیادہ بہتر سمجھتے ہیں بہ نسبت اس کے کہ جانتے بوجھتے غلط مگر آسان راہوں میں اپنی قوت صرف کریں یا نادانی کے ساتھ جنت الحمقاء کے حصول میں اپنا وقت ضائع کریں"۔

(ترجمان القرآن فروری ۱۹۴۶ء)

لیکن ناظرین حیران ہوں گے کہ منزل حق کی خاطر خون کا آخری قطرہ پیش کرنے کے مدعی مودودی اپنے اس اعلان کے باوجود کہ

"اگر کسی علاقے سے مسلمانوں کے قومی خروج یا اخراج کی نوبت آ جائے۔ تو اپنی جگہ چھوڑنے والوں میں ہم سب سے پہلے نہیں بلکہ سب سے آخری ہونگے"

(روداد جماعت اسلامی ۱۹۴۷ء از ترجمان اگست ۱۹۴۸ء صفحہ ۲۶)

ہزاروں بے کس مسلمانوں کو ضلع گورداسپور میں چھوڑتے ہوئے۔ ۳۰ر اگست ۱۹۴۷ء کو "جنت الحمقاء" میں تشریف لے آئے۔ اور آتے ہی یہ اعلان کر دیا۔

"میں اس انقلاب میں ارادہ الٰہی کو خاص طور پر شامل پاتا ہوں" (ترجمان جلد ۲۳ نمبر ۱ صفحہ ۱۷۱)

اور پہلے تو یہ کہا کرتے تھے کہ

"ممکن نہیں ہے کہ آزاد پاکستان کے نظام کو اسلامی دستور میں تبدیل کیا جائے"۔

(ترجمان فروری ۱۹۴۶ء صفحہ ۱۵۴)

مگر اب آپ نے یہ تبلیغ شروع کر دی۔

"اب اسلام کا مستقبل اس برعظیم میں صرف پاکستان پر منحصر ہے" (کوثر یکم اپریل ۱۹۴۸ء)

اور پاکستان کی مخالفت کی یہ تعبیر کرنے لگے کہ ہم نے مخالفت کبھی نہیں کی۔ بلکہ ہمیشہ یہ کوشش کرتے رہے کہ پاکستان کے لئے ریزرو فورس تیار کی جائے۔ جو وقت پر کام آئے۔ (کوثر ۲۵ جنوری ۱۹۵۱ء)

ان تمام بے اصولیوں اور بے راہ رویوں کے ہوتے ہوئے ناظم انتخابات ہمیں یہ یقین دلاتے ہیں۔ کہ مودودی صاحب اور ان کے رفقاء یک جنبش قلم منزل حق کو منزل باطل قرار دے سکتے ہیں۔ پاکستان کو جنت الحمقاء سمجھتے ہوئے اس میں فروکش ہو سکتے ہیں لاؤ اس سے اسلام کا مستقبل وابستہ کر سکتے ہیں مگر وہ اپنے اصولوں کو نہیں چھوڑ سکتے۔ کتنی با اصول ہے جماعت اسلامی اور کتنے با اصول ہیں اس کے امیر!!

نفاق کے جراثیم

جماعت اسلامی کے ایک رکن نے اوکاڑہ میں کہا:

"ہم ملک میں ایک صحت مند اور مضبوط اسلامی پارٹی چاہتے ہیں۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ نا اہل اور منافق لیڈرشپ کو خدا ترس لیڈرشپ سے بدل دیا جائے"۔

(تسنیم ۲۲ر اکتوبر ۱۹۵۲ء)

جماعت اسلامی کے قائد مسلمانوں کو تو یہ یقین دلا رہے ہیں کہ

"ہم نے کبھی دعوےٰ نہیں کیا۔ اور نہ بسلامتی ہوش و حواس ہم دعوےٰ کر سکتے ہیں کہ صرف ہماری جماعت ہی حق پر ہے اور جو ہماری جماعت میں نہیں وہ باطل پر ہے"۔ (شہادت حق صفحہ ۳)

مگر ان کا اپنا ایمان یہ ہے کہ

"اس دعوت کو عملاً لے کر اٹھنے، اسے اپنی بھائیوں تک پہنچانے کا طریقہ ایک ہی ہے۔ اور وہی ایک طریقہ بلا استثناء ہر زمانے میں اختیار کیا جاتا رہا ہے۔ چنانچہ اس طریق کار کو ہم نے اختیار کیا ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ اس ایک دعوت اور طریق کار کے علاوہ دوسری تمام دعوتیں اور طریقہائے کار سراسر باطل ہیں"۔

(روداد جماعت اسلامی حصہ دوم صفحہ ۱۱)

جماعت اسلامی کے ارکان اگر پوری سنجیدگی سے چاہتے ہیں کہ ملک میں خدا ترس لیڈرشپ آگے آئے تو انہیں نفاق کے ان جراثیم کو پہلے ختم کرنا ہوگا جو مدت سے خود ان کی لیڈرشپ میں گھر کئے ہیں۔ اور نہیں چاہتے کہ پاکستان میں اسلام کی کوئی صحت مند اور مضبوط پارٹی قدم جما سکے۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۵۲ء

ملکی مصنوعات

پنجاب حکومت نے اپنے جملہ محکموں کے افسران اعلیٰ اور اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کو واضح ہدایت جاری کی ہے۔ کہ وہ اپنی سرکاری ضروریات کے لئے صرف مقامی مصنوعات خریدنے کی ہر ممکن کوشش کریں اور اس ہدایت میں یہ بات بھی مزید برآں کہی گئی ہے۔ کہ "درآمد کی ہوئی اشیاء کسی صورت میں بھی محکمہ کے افسر اعلیٰ کی پیشگی منظوری حاصل کئے بغیر نہ خریدی جائیں"۔

ہماری دانست میں پنجاب حکومت کا یہ اقدام نہایت مستحسن ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ اگر ان ہدایات پر پورا پورا عمل کیا گیا۔ تو ملک کی اقتصادی حالت پر معتد بہ اثر پڑے گا۔ اور مقامی مصنوعات کمیت اور کیفیت ہر دو لحاظ سے ترقی کریں گی۔ ہمارا بہت سا روپیہ غیر ملکی مصنوعات پر صرف ہوتا ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ ہم آہستہ آہستہ اپنی دولت ملک بدر کرتے جا رہے ہیں۔ صنعتی غیر ممالک ہمیں سے خام مال سستے داموں خرید کر مصنوعات میں ڈھالتے ہیں۔ اور پھر ہمیں سے دس بیس گنا قیمت اسی مال کی وصول کر لیتے ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہمارا ملک زیادہ تر ایک زراعتی ملک ہے۔ اور اس وقت ہماری ملکی آمدنی خام مال کی برآمدگی پر انحصار رکھتی ہے۔ مگر جو دولت ہم اس طرح حاصل کرتے ہیں۔ بعض صورتوں میں اس سے کئی گنا ہم غیر ملکی مصنوعات خریدنے میں صرف کر دیتے ہیں۔ اس طرح انجام میں ہمیں خسارہ میں رہتے ہیں۔ جو مصنوعات ہم غیر ملکوں سے درآمد کرتے ہیں۔ اگر ان میں سے اکثر اپنے ملک میں تیار کی جائیں۔ تو اس طرح ہم اپنی بہت سی دولت بچا سکتے ہیں۔

بے شک آج کی دنیا میں کوئی ملک یہ دعویٰ نہیں کر سکتا۔ کہ وہ بہر وجوہ اپنے آپ میں مکتفی ہے۔ اور اس کو باہر سے کچھ برآمد نہیں کرنا پڑتا۔ یہاں تک کہ امریکہ اور اکثر یورپین ممالک بھی دوسرے ملکوں سے مصنوعات درآمد کرتے ہیں۔ مگر یہ بھی درست ہے کہ آج وہی ملک زیادہ خوشحال ہیں۔ جو اپنی مصنوعاتی ضروریات زیادہ تر اپنے ہی ملک سے مہیا کرتے ہیں۔

بعض خاص اشیا ایسی بھی ہیں۔ کہ جو بوجوہات ابھی ہم اپنے ملک میں تیار نہیں کر سکتے۔ ایسی مصنوعات کی درآمد اس وقت تک لابدی ہے جب تک ہمارا ملک انہیں تیار کرنے کے قابل نہیں ہو جاتا۔ مگر بہت سی اشیاء ایسی ہیں۔ جو اب ہمارے ملک میں بھی تیار کی جا سکتی ہیں۔ مگر ہماری بے اعتنائی اور جذبہ حب وطن کے فقدان کی وجہ سے ہم ان کے مقابلہ میں ولایتی اشیاء کو ترجیح دیتے ہیں۔ محض اس لئے کہ غیر ملکی اشیاء ذرا بہتر ساخت کی ہوتی ہیں۔ اگر ہمیں اپنے وطن سے محبت ہو۔ تو شروع شروع میں ہمیں اس کمی کو برداشت کرنا چاہیئے۔ کچھ عرصہ کے بعد جب بازار میں ان کی مانگ بڑھنے لگے گی۔ تو یقیناً ایسی اشیاء یہاں بھی اچھی تیار ہونے لگیں گی۔ اور نقائص جو اب ہمیں نظر آتے ہیں رفتہ رفتہ دور ہو جائیں گے۔

ہمیں امید ہے۔ کہ حکومت پنجاب کی اس مثال سے غیر حکومتی ادارے اور خاندان بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہیں گے۔ اور ہم اپنی دفتری اور خانگی ضروریات کے لئے دیسی مصنوعات کو ترجیح دینا شروع کر دینگے۔ اس کے لئے ہمارے امراء کو ایک نہایت معمولی سی قربانی کرنے کی بڑی ضرورت ہے۔ ضرورت ہے کہ ہم اپنے اور اپنے وطن کی بہبودی کے لئے ملکی مصنوعات کو خواہ وہ کچھ بھدی ہی کیوں نہ ہوں۔ غیر ملکی مصنوعات کے مقابلہ میں ترجیح دینا سیکھیں۔ پنجاب حکومت نے اپنے محکموں کو یہ ہدایات جاری کر کے ایک نہایت اچھی مثال قائم کی ہے۔

فضول ہنگامہ آرائی

پاکستان کے قیام سے پہلے اور بعد بھی قائد اعظم مرحوم نے بار بار اس بات کا واضح الفاظ میں اعلان کیا تھا۔ کہ پاکستان کا دستور اسلامی اصولوں پر بنایا جائے گا۔ اور اس کا قانون قرآن کریم ہوگا۔ پاکستان کی جدوجہد میں مسلم لیگ کا سب سے زیادہ مقبول نعرہ یہی تھا۔ کہ "پاکستان کا مطلب کیا۔ لا الٰہ الا اللہ" نہ کبھی پہلے اور نہ اب حکومت پاکستان نے اس سے انکار کیا۔ اور کہا کہ ملکی قانون اسلامی نہیں ہوگا۔ پہلے بھی مسلم لیگی زعماء اور ارباب حکومت یہی کہتے رہے ہیں۔ کہ پاکستان کا دستور اسلامی اصولوں پر بنایا جائیگا۔ اور آج بھی یہی کہہ رہے ہیں۔

یہی نہیں کہ محض اعلانات اور بیانات پر اکتفا کیا گیا ہو۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حکومت پاکستان نے اس کے لئے عملی قدم بھی اٹھائے ہیں۔ اور قرارداد مقاصد پاس کر کے ثابت کر دیا ہے۔ کہ حکومت صرف خوشکن وعدوں اور دلآویز الفاظ سے لوگوں کو بہلانا نہیں چاہتی۔ بلکہ وہ فی الواقعہ ایسا ہی دستور یہاں بنانا چاہتی ہے۔ جو اسلامی اصولوں کے مطابق ہو۔

اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بعض مولوی ٹائپ کے لوگوں نے محض اپنا رنگ جمانے کے لئے "شریعتی قانون" کا تحصیل حاصل نعرہ بلند کر رکھا ہے۔ اور عوام کو غلط اور سراسر واقعہ کے خلاف یہ یقین دلایا جا رہا ہے۔ کہ حکومت پاکستان میں ایسا دستور نہیں بنانا چاہتی۔ جو اسلامی اصولوں کے مطابق ہو۔ اس طرح نہ صرف عوام کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔ بلکہ پراپیگنڈا پر کثیر روپیہ اور وقت بھی ضائع کیا جا رہا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ان مولویوں کے پاس اپنا کوئی کام کرنے کا نہیں ہے۔ اس لئے شریعتی قانون کی مہم شغل بیکاری کے طور پر جاری کر رکھی ہے۔ اور اب اسکو اپنا پیشہ ہی بنا بیٹھے ہیں۔

اس میں ان کو دو فائدے ہیں۔ ایک تو بیٹھے بٹھائے نمبرداری حاصل ہو جاتی ہے۔ دوسرے مفت کا روپیہ ہاتھ آتا ہے۔ اور چاہیئے کیا۔ آپ دیکھیں گے۔ کہ ان مولویوں میں جو پیش پیش ہیں وہ وہی ہیں۔ جنہوں نے پاکستان کی سخت مخالفت کی تھی۔ ایک تو مودودی صاحب ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کا آغاز کانگرسی جمعیۃ العلماء ہند کی ملازمت سے کیا تھا۔ اب وہ ایک جماعت کے امیر شریعت بنے ہوئے ہیں۔ اور مختلف ناکام و ناکارہ تجربات سے قوم کی قوت عمل کو ضائع کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

جب تک پاکستان معرض وجود میں نہیں آیا تھا۔ آپ اس میں سو سو کیڑے نکالتے رہے۔ اور کہتے رہے "ہمیں کیا"۔ "ہمیں کیا" "ہم نے اپنی جداگانہ منزل متعین کر رکھی ہے"۔ لیکن جب پاکستان بنا۔ اور آپ کو یہاں آنا پڑ گیا۔ تو آتے ہی پاکستان بنانے والوں کو دھتکارنا اور للکارنا شروع کر دیا۔ "تمہیں کیا" "تمہیں کیا" نکلو یہاں سے۔ پاکستان کے مالک ہم ہیں۔ ہم اس کو اپنی ملائیت کی تجربہ گاہ بنائیں گے"۔

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب حکومت بھی کہتی ہے۔ "اسلامی قانون" تو مودودیئے پھر کیوں اسلامی قانون کا نعرہ لگا رہے ہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ حکومت تو کہتی ہے۔ کہ ہم یہاں ایسا قانون بنائیں گے۔ جو تمام اسلامی فرقوں کے لئے قابل قبول ہو۔ کیونکہ تمام اسلامی فرقوں کی متحدہ جدوجہد اور متفقہ کوشش سے پاکستان کا وجود ممکن ہوا ہے۔ مگر مودودیئے جو دشمنان پاکستان کی صف میں کھڑے ہو کر تمام فرقوں کے مسلمانوں کا رقص بسمل دیکھ دیکھ کر قہقہے مارتے تھے۔ کہتے ہیں کہ ہم ایسی حکومت یہاں بنائیں گے۔ جس میں اقتدار صرف مودودی صاحب کے ہمخیال ملاؤں کے ہاتھ میں آ جائے۔ تاکہ ایسی فضا پیدا ہو سکے۔ جس میں فتویٰ بازی کی مشین خوب چل سکے۔

شروع سے ہی ملاؤں کی طاقت کا انحصار فتویٰ بازی کی مشین پر چلا آیا ہے۔ جہاد بالسیف کی غیر اسلامی صورت۔ قتل مرتد وغیرہ مسائل وہ موثر اسلحہ ہیں۔ جو اس مشین میں تیار کئے جاتے ہیں۔ یہ مشین حضرت آدم علیہ السلام کے وقت ہی ایجاد ہو گئی تھی۔ تاریخ اسلام سے پتہ چلتا ہے کہ ہر بندۂ حق کے وقت جس نے خدا تعالیٰ کا پیغام سنایا۔ زمانے کے ملاؤں نے مشین کو اوور ہال کراتے رہے ہیں۔ قرآن کریم میں اجمالاً اس کا ذکر آتا ہے۔ مگر اناجیل میں یہودی ملاؤں کے کارنامے ذرا تفصیل سے بیان ہوئے ہیں۔

ویسے خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عہد میں بھی یہ مشین بڑے زور شور سے کام کرتی دکھائی دیتی ہے۔ بعد میں یہ مشین علمائے حق کے خلاف متواتر استعمال ہوتی چلی آئی ہے۔ آپ اس وقت سے لے کر آج تک ایک بھی بندۂ خدا نہیں دیکھیں گے۔ جس کے خلاف سیاسی ملاؤں نے اسے رواں دواں نہ کیا ہو۔ آج کل یہ مشین احراریوں اور ان کے سگے بھائیوں مودودیوں کے اڈے چڑھی ہوئی ہے۔

الغرض مودودیئے چاہتے ہیں۔ کہ حکومت ایسی ہو۔ جس میں ہم یہ فتویٰ بازی کی مشین بخنت ہو کر چلا سکیں۔ کیونکہ جب تک تلوار سے قلعہ رانی نہ ہو۔ تبلیغ اسلام کا بیج نہیں اگ سکتا۔ دوسری طرف مسلم لیگی حکومت کہتی ہے۔ کہ ہم دنیا پر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ دین اسلام امن عالم کا ضامن ہے۔ یہ رحمۃ للعالمین ہے۔ اس نے سب سے پہلے لا اکراہ فی الدین کا اصول پیش کیا ہے۔ اسلام کا کوئی فرقہ ریاست کی نظر میں غیر مسلمان نہیں ہے۔

یہ جھگڑا ہے جو مودودیوں نے ملک میں ڈال رکھا ہے۔ اور قارونی خزانے سے روپیہ نکال نکال کر کتابوں ٹریکٹوں۔ پوسٹروں اور مہموں پر بے تحاشا خرچ کر رہے ہیں۔ اور یہ وہ جماعت ہے۔ جس کے افراد بقول مودودی صاحب اپنی سو دو سو کی پونجی کے لئے تمام جماعتی پونجی مشرقی پنجاب میں چھوڑ بھاگ گئے تھے۔ خیر ہمیں اس سے کیا۔

بات یہ ہے۔ کہ مودودیوں نے جو "اسلامی شریعت" کا ڈھونگ رچایا ہوا ہے۔ نہ صرف یہ کہ بیکار ہے۔ بلکہ اسلامی دنیا اور خود اسلام کی ترقی کے لئے سخت مضر ہے۔ نہ صرف یہ فرقہ پرستی کو ہوا دیتا ہے۔ بلکہ ملک میں فتنہ وفساد کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے۔ جس سے اسلام کی ترقی میں روک پیدا ہوتی ہے۔ دراصل احراریئے اور مودودیئے بیکار ملاؤں کی دو ٹولیاں ہیں۔ جو پاکستان میں تفریق وتشتت کے ذریعہ اپنی روزی کماتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ انہیں نیک ہدایت دے۔

ولادت

مورخہ ۲/۱۱/۵۲ کو گیانی محمد صدیق صاحب سکنہ کلاس والہ ضلع سیالکوٹ کو دو لڑکیوں کے بعد خدا تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا۔ مولود کا نام محمد اسلم تجویز کیا گیا ہے۔ مولود میرا بھانجا ہے۔ احباب جماعت سے مولود کی صحت و خادم دین بننے کی درخواست دعا ہے۔ سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال حلقہ ۵ بسرحد۔

مولوی اختر علی خاں کے "دادا مرحوم" اور حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام

(از مکرم سید احمد علی صاحب سیالکوٹی)

قرآن مجید سے ثابت ہے کہ صادق مدعی نبوت کی پہچان کا ایک معیار یہ ہے کہ دعوی سے پیشتر اس کی زندگی پاکیزہ اور تقوی و طہارت کا اعلے نمونہ ہوتی ہے۔ خواہ بعد میں لوگ از راہ عداوت اعتراض کریں مگر اس میں شبہ نہیں کہ اس کی پہلی زندگی کا پاکیزہ ہونا اس کے دعوی کی صداقت کا زبردست ثبوت ہوتا ہے چنانچہ سید ولد آدم سیدنا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا:۔

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ (یونس ع ۲) یعنی اے رسول ان کو کہہ دے کہ اس دعوی نبوت سے پیشتر میں تمہارے اندر زندگی کا چالیس سالہ لمبا زمانہ گزار چکا ہوں۔ جس میں تم مجھے راستباز۔ امین اور صدیق دیکھ چکے ہو اور کوئی نہیں جو میری سوانح عمری پر کوئی نکتہ چینی کر سکے تو کیا تم اس سے یہ نہیں سمجھ سکتے کہ یہ دعوی اللہ تعالے کی طرف سے اس پاکیزہ زندگی کا ہی پھل ہے اَفَلَا تَعْقِلُونَ؟ سو اس دلیل کی رو سے بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا تقوی و طہارت پر مبنی ہونا بھی آپ کے دعوی کی حقانیت کا ایک روشن اور بین ثبوت ہے۔ اور باوجود حضور کی تحدی کے کسی مخالف کا آپ کی سوانح عمری پر نکتہ چینی نہ کر سکنا مخالفین کے لئے ایک قابل غور دلیل ہے جماعت احمدیہ اس قرآنی دلیل کو پیش کرتے ہوئے ایسے لوگوں کی شہادت اکثر شائع کرتی رہی ہے جنہوں نے حضرت بانی جماعت احمدیہ کو قریب سے ہو کر دیکھا اور بعد تجربہ و مشاہدہ ان پر روشن ہو گیا کہ آپ اپنے دعوی سے قبل ایام جوانی میں بھی نہایت متقی۔ پرہیزگار اور صداقت شعار تھے۔ ان میں سے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈیٹر اشاعت السنۃ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ایڈیٹر "اہلحدیث" جناب میر حسن صاحب سیالکوٹی وغیرہ کے علاوہ ایک مولوی سراج الدین صاحب کی بھی چشم دید شہادت ہے جو کہ مولوی ظفر علی خاں کے باپ اور مولوی اختر علی خاں کے دادا تھے۔ چونکہ اس شہادت سے بانی جماعت احمدیہ کی صداقت روز روشن کی طرح ثابت ہوتی ہے۔ اور مولوی اختر علی خاں وغیرہ بقول مولوی ظفر علی خاں "قادیانیت کی آڑ میں غریب مسلمانوں کے گاڑھے پسینہ کی کمائی ہڑپ کر رہے ہیں" اس لئے اپنے دادا کی شہادت کو [illegible]ل کرنے کی بجائے آپ نے احراری کانفرنس [illegible]نعقدہ گوجرانوالہ میں ایک بیان دیا ہے جس میں مولوی اختر علی خاں نے کہا ہے کہ:۔

"مرزائیوں کا ناقوس خصوصی (الفضل) بعض اوقات دادا مرحوم کے ایک مقولہ کے بعض اقتباسات شائع کرکے کہا کرتا ہے کہ دیکھو اختر علی خاں کا دادا تو مرزا کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔۔۔۔۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ دادا مرحوم ایک شریف النفس اور مرنجاں مرنج انسان تھے ممکن ہے کہ وہ مرزا صاحب کی زندگی کے کسی واقعہ سے متأثر ہو گئے ہوں اور انہوں نے مرزا صاحب کے متعلق چند کلمات خیر لکھ دئیے ہوں"

(اخبار زمیندار لاہور ۴ نومبر ۱۹۵۲ء)

مولوی اختر علی خاں اپنے "دادا مرحوم" کی شہادت کا تو انکار نہیں کر سکتے۔ البتہ اس شہادت کی وجہ یہ بتائی ہے کہ:۔

ا۔ ان کے "دادا مرحوم ایک شریف النفس انسان تھے" گویا مولوی اختر علی خاں "شریف النفس" لوگوں کی شہادت کی کوئی قدر و قیمت نہیں جانتے اور "شریر النفس" لوگوں کی شہادت کے طلبگار ہیں حالانکہ نبیوں کی صداقت کے لئے "شریف النفس" لوگوں کی گواہی کو ہی وقعت دی جاتی ہے۔ اور وہی جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے۔

ب۔ پھر مولوی اختر علی خاں کہتے ہیں کہ ان کے دادا مولوی سراج الدین خاں "مرنجاں مرنج انسان تھے" اگر تو آپ کے یہ الفاظ اپنے دادا کی مدح کی توصیف کیلئے ہیں تو پھر ایسی اچھی صفت سے متصف انسان کی گواہی بانی جماعت احمدیہ کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے اور اگر مولوی اختر علی خاں کے یہ الفاظ تعریفی نہیں بلکہ اپنے "دادا مرحوم" کے لئے بطور ہجو اور طعن و تشنیع کے کہے ہیں تو اس انسان سے بدتر انسان کون ہو سکتا ہے؟ جو کہ اپنے دادا کو "شریف النفس" جانتے ہوئے پھر اس پر زبان طعن دراز کرے اور اپنے ہی باپ کی داڑھی نوچنے کا مرتکب قرار پائے؟

ج۔ پھر مولوی اختر علی خاں کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ان کے "دادا مرحوم" کا صرف "ایک مقولہ" پیش کرتی ہے۔ جو کہ ان کو حضرت بانی جماعت احمدیہ کی تعریف میں رطب اللسان ثابت کرتا ہے اگرچہ یہ کوئی اہم بات نہیں۔ تاہم اگر ان کے نزدیک ان کے "دادا مرحوم" کی ایک دوسری شہادت بھی پیش کی جا[ئے]

(باقی صفحہ ۷ پر)

قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی رو سے جماعت احمدیہ کی تکفیر ہرگز درست نہیں ہے

ایک غیر احمدی عالم دین کا اظہار حق

مندرجہ ذیل تحریر ایک عالم کی ہے جنہیں عربی اور دینی کتب پر عبور ہے اور وہ غیر احمدی ہیں۔ وہ ربوہ دیکھنے آئے اور بوقت سفر خود بخود یہ تحریر شائع کرنے کے لئے دے گئے۔ (ادارہ)

"قرآن مجید اور احادیث نبویہ صحیحہ کے ارشادات اور ہدایات اور تعلیمات کی رو سے اور لحاظ سے احمدی لوگوں کی تکفیر ہرگز ہرگز درست نہیں۔ جو تکفیر کرے گا وہ خدا تعالے کی ہدایات اور ارشادات کے مخالف ہو کر نیز حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہو کر اور احادیث صحیحہ کا منکر ہو کر کرے گا۔ وہ درپردہ منکر اسلام ہے۔ اللہ تعالے کا ارشاد ہے ولا تقولوا لمن القى اليكم السلم لست مومنا الآیہ السلام سے مراد السلام علیک خود تھانوی جی تسلیم کرتے ہیں۔ حضرت کے وقت مسلمانوں کی فوج پہنچی ایک بستی پر۔ وہاں ایک مسلمان تھا اپنے مویشی کنارے کر کے کھڑا ہوا تھا مسلمانوں سے السلام علیکم کی۔ لوگوں نے سمجھا غرض کو مسلمانی جتاتا ہے۔ اس کو مارا اور مویشی چھین لئے۔ اس پہ یہ آیت اتری۔ احمدی بے چارے باواز بلند چیختے ہیں اور پکارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں مسلمان ہیں اور سچے مسلمانوں سے السلام علیکم بھی کرتے ہیں۔ اپنا شعار اسلام ظاہر کرتے ہیں۔ مگر منافقین ہو کر تکفیر کئے جاتے ہیں۔ قرآن کریم کا صریح انکار القی الیکم السلام سے مراد شعار اسلام علیکم کہنے سے یا اور کوئی مسلمان دینی کام جیسے نماز یا اذان یا تلاوت قرآن سے معلوم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الآخر الآیۃ۔ احمدی مساجد تعمیر کرتے ہیں اللہ تعالے کے لئے یعنی اللہ تعالے کی عبادت کرنے کے لئے عین شہادت ہے ان کے ایمان کی۔ اللہ تعالے فرماتا ہے اقيموا الصلوة ولا تكونوا من المشركين احمدی نمازوں کے سختی سے پابند ہیں۔ اقامۃ الصلوۃ کی نفی شرک یعنی راس الکفریات کی ہو گئی۔ احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے نماز اہم فرق ہے بین العبد المومن والکفر کتب عقائد میں ہے۔ الصلوۃ اعظم شعائر الاسلام موجب امتیاز اسلام اور کفر کے درمیان اقامۃ الصلوۃ ہی ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے ایسے گمراہ فرقوں کو جن کی گمراہی حد سے بہت زیادہ ہے جیسے مرجئیہ قدریہ خوارج وغیرہا کو بھی کافر نہیں فرمایا۔ اپنی امت میں ہی شمار کیا ہے۔ خوارج کے متعلق فرمایا هُوَ الْمُؤْمِنُونَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا کثرت سے اللہ تعالے کا ذکر کرنے کی وجہ سے منافق بھی نہ فرمایا۔ عدم تکفیر کیلئے تو پہلے ہی من الکفر فروا فرمایا۔ یہ فرقے باعتبار گمراہی کے بدترین ہیں۔

احمدی ایمان مفصل کی جمیع اجزاء پر پورا پورا ایمان اور اعتقاد رکھتے ہیں آمنت باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر الخ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من صلے صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذالک المسلم الذی الحدیث حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے پورے پورے ارکان کا ذکر فرمایا بنی الاسلام علی خمس شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله واقامة الصلوة وايتاء الزكوة والحج وصوم رمضان احمدی یہی کلمہ طیبہ اور یہی کلمہ شہادت پڑھتے ہیں۔ ان کا کوئی دوسرا کلمہ نہیں اور یہی نمازیں وہ پڑھتے ہیں جو سب مسلمان دوسرے پڑھتے ہیں۔ احمدی نہایت سختی سے نمازوں روزوں کے پابند ہیں اور یہی روزے فریضہ رمضان کے فریضہ یقینی کرکے رکھتے ہیں۔ حج کرنے پر ایمان ان کا ضرور ہے اور ہوتے ہیں حج کرنے بھی ضرور جاتے ہیں

الحاصل احمدیوں کی از روئے شریعت محمدیہ ہرگز ہرگز تکفیر جائز نہیں۔ جو ان احمدیوں کی تکفیر کرے گا وہ بلا ریب و بلا شبہ منکر قرآن اور منکر احادیث صحیحہ نبویہ ہے۔ وہ درپردہ منافق دشمن اسلام ہے فقط والسلام"

کتبہ عبد القادر خادم پیر از چک نمبر ۲۸۱ ضلع ملتان۔ تحصیل وہاڑی ڈاکخانہ چک ۲۷۷

جواب معاصرات

(۱)

(از مکرم ملک احمد حسن صاحب لاہور)

دیر کی بات ہے۔ راقم الحروف لاہور کے ایک مشہور سجادہ نشین بزرگ کے ایک عزیز کے ساتھ مصروف گفتگو تھا۔ اثنائے کلام میں ان کے منہ سے نکلا۔ اے کاش! کہ ہم بھی حبیب پاک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہوتے۔ اور ہم بھی آپ کے ساتھ ہو کر دشمنوں کی سختیاں برداشت کرتے۔ تکلیفیں اٹھاتے۔ جہاد کرتے ..... وغیرہ وغیرہ۔ میں نے آہستہ سے کہا۔ کہ ہاں بشرطیکہ آپ رسول پاکؐ پر ایمان لے آتے۔ میرے عزیز کچھ بھونچکا سے رہ گئے۔ اور ایک عجیب طرح سے مجھے دیکھ کر کہا۔ آپ نے کیا کہا؟ میں نے عرض کیا۔ میں نے کہا ہے۔ کہ بے شک آپ سب کچھ کرتے۔ بشرطیکہ آپ رسول پاکؐ پر ایمان لے آتے۔ فوراً کہا۔ کہ یہ آپ کیا کہتے ہیں۔ بھلا ہم رسول پاکؐ پر کیوں ایمان نہ لاتے؟ میں نے کہا۔ آپ کا جذبۂ ایمان مبارک۔ لیکن معاف فرمائیے۔ کیا رسول پاکؐ کے زمانے میں ایسے لوگ نہ تھے جو آپ پر ایمان نہ لاتے تھے۔ بلکہ آپ کے دعویٰ کو سن کر انہوں نے آپؐ کی مخالفت کی؟ کہنے لگے۔ بے شک تھے۔ درحقیقت تو یہ ہے۔ کہ آپ کو ماننے والوں کے مقابلے میں آپ کے نہ ماننے والوں اور تکذیب کرنے والوں کی تعداد زیادہ تھی۔ میں نے عرض کیا۔ بس یہی بات ہے۔ کہ ہزارہا لوگوں میں سے جنہیں آپ نے خدا کا پیغام سنایا۔ آپؐ کو ماننے اور قبول کرنے کی توفیق ابتداءً چند ہی لوگوں کو ملی۔ اور اکثریت کا رجحان مخالفت ہی کی طرف رہا۔ پس اس بات کی کیا ضمانت ہے۔ کہ اگر آپ رسول پاکؐ کے زمانے میں ہوتے۔ تو روشِ عام کے مطابق "تکذیب کرنے والوں میں نہ ہوتے؟ میرے دوست کچھ سوچ میں پڑ گئے۔ میں نے عرض کیا "زیادہ سوچ میں پڑنے کی بات نہیں۔ واقعات کا شاہد قرآن کریم کا بیان موجود ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ یا حسرۃ علے العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون"! بندوں پر افسوس! کوئی ایک رسول بھی نہیں آیا۔ جس کے ساتھ انہوں نے ٹھٹھا کیا ہو" تو جب کم و بیش ایک لاکھ اور چوبیس ہزار پیغمبروں میں سے ایک بھی ایسا نہیں گزرا۔ جسے لوگوں نے سلامتِ طبع اور شرافتِ نفس کے ساتھ فوراً ہی قبول کر لیا ہو۔ تو ہمارے رسول پاکؐ اس کلیہ سے کیسے مستثنےٰ ہو سکتے تھے؟ اسلام اور رسول پاکؐ کے ساتھ آپ کو جو محبت اور عقیدت ہے میں اس کا اعتراف کرتا ہوں۔ لیکن معاف فرمائیے، آپ خوش قسمتی سے ایک معزز مسلمان خاندان میں پیدا ہوئے ہیں۔ اسلام اور بانیٔ اسلام کے ساتھ محبت اور عقیدت آپ کی گھٹی میں پڑی ہوئی ہے۔ آپ کا دل کہتا ہے۔ کہ ہمارے رسول ایسے تھے جیسے چودھویں رات کا چاند۔ جس طرف سے گزر جاتے تھے۔ ساری فضاء معطر ہو جاتی تھی۔ دھوپ ہوتی تو بادل آپؐ پر سایہ کئے رہتا۔ بلکہ خود آپؐ کا سایہ تک نہ تھا۔ لیکن میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ ابوجہل۔ ابولہب۔ عتبہ۔ شیبہ و امثالہم کو یہ باتیں نظر نہ آتی تھیں؟ عام طبیعتیں تو فوق العادت واقعہ کو دیکھ کر فوراً مائل ہو جاتی ہیں۔ تو اس وقت عرب کے لوگ جب یہ دیکھتے۔ کہ آپؐ کا سایہ تک موجود نہیں۔ یا بادل آپ پر سایہ کئے رہتے ہیں۔ ایک دوسرے سے نہ کہتے۔ کہ ظالمو یہ کیا کرتے ہو۔ ایسے شخص کی تکذیب کرتے ہو۔ جو ایسی فوق العادات صفات کا مالک ہے۔ تو آخر کوئی نہ کوئی وجہ کوئی نہ کوئی روک اور کوئی نہ کوئی پردہ ایسا تھا ہی۔ جو حق کو قبول کرنے میں ان کی روک بن گیا؟ یہی حجاب اور یہی پردہ اگر ابوجہل۔ ابولہب۔ عتبہ اور شیبہ کے لئے قبولیت حق میں روک بن سکتا ہے۔ تو کسی دوسرے کے لئے کیوں بن نہیں سکتا۔ پس آپ کو خدا تعالےٰ کے اس خاص فضل اور احسان کا ہر وقت شکر گذار رہنا چاہیئے۔ کہ آپ کو اس نے مسلمان والدین کے گھر پیدا کیا۔ اور آپ کو حق کے قبول یا عدم قبول کی آزمائش سے بچا لیا۔ آپ یہ تو کہہ نہیں سکتے۔ کہ جن لوگوں نے آپ کو قبول نہ کیا۔ وہ دل سے آپ کو اپنے دعویٰ میں سچا سمجھتے تھے۔ کیونکہ اگر وہ سچا سمجھتے۔ تو ابوبکرؓ علیؓ۔ عمرؓ اور عثمانؓ کی طرح ایمان نہ لے آتے. لامحالہ آپ کو یہی کہنا پڑیگا۔ کہ ان کی خام عقل نے ان کو یہی (غلط) مشورہ دیا۔ تو کیا بعید کہ اگر آپ بھی رسول پاکؐ کے زمانہ میں ہوتے۔ تو آپ بھی عدم قبول کی عام رَو میں بہ جاتے۔ اور آپ کے ساتھ مل کر سختیاں برداشت کرنے۔ تکلیفیں اٹھانے۔ جہاد کرنے" کی بجائے (معاذ اللہ معاذ اللہ) تکذیب کرنے والوں کے انبوہ عام میں شامل ہو جاتے۔

تو حقیقت یہ ہے۔ کہ نبی کا زمانہ انتہائی آزمائش و ابتلا کا زمانہ ہوتا ہے۔ اس زمانے میں ایک نئی قسم کی دعوت کا ذکر سن کر لوگ قدرتاً بدک جاتے ہیں۔ قبولیت بہت شاذ اور مخالفت و تکذیب کا رجحان عام ہوتا ہے۔ اس لئے مخالفتِ عام کے اس دَور دورہ میں نبی پر ایمان لانا کارے دارد۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس زمانے میں جن لوگوں کو سب سے پہلے ایمان لانے کی توفیق مل جاتی ہے۔ وہ اپنی غیر معمولی سلامت طبعی اور شرافتِ نفس کا ثبوت دے کر "سابقون الاولون" کے پُرفخر امتیاز کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ اور ایمانی کیفیت کے لحاظ سے بعد میں آنے والوں میں کا کوئی فرد ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ حضرت عیسیٰ مسیحؑ کا قول ہے۔ کہ "نبی بے قدر نہیں ہوتا۔ مگر اپنے وطن میں"۔ اس قول کا مفہوم بھی یہی ہے۔ کہ وطن اور معاصرت کی یکسانیت اور برابری کی وجہ سے لوگ کسی ایسے شخص کو جس نے پیدائش۔ بچپن اور جوانی کا زمانہ ان کے درمیان گذارا ہو۔ کوئی غیر معمولی حیثیت دینے پر آمادہ نہیں ہوتے۔ اور بالخصوص جبکہ ایسا شخص فوق العادات امور کا دعوے دار ہو۔ یا ایسے مقام کا حامل ہو۔ جو لوگوں کے لئے ایک انوکھا اور نیا ہو۔ پیغمبروں کی ساری تاریخ میں ہمیں ایک بھی نظیر ایسی نہیں ملتی۔ کہ کوئی پیغمبر آیا ہو۔ اور اس کی قوم کے لوگوں نے کہا ہو۔ کہ "آئیے۔ بسم اللہ تشریف لائیے۔ آپ خدا کی طرف سے آئے ہیں۔ آپ کا آنا ہمارے سر آنکھوں پر۔ فرمائیے کیا ارشاد ہے۔ ہم آپ کی کیا خدمت کریں۔" بلکہ اگر کوئی شہادت ملتی ہے۔ تو صرف اور صرف یہی کہ

یا حسرۃ علی العباد۔ ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔

قرآن کریم میں جن پیغمبر علیہم السلام کے واقعات زندگی کا ذکر نسبتاً تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ان کے حالات سے بھی یہی شہادت ملتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"اور ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ میں تمہیں صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔ کہ سوائے اللہ کے کسی کی عبادت نہ کرو۔ کیونکہ میں تم پر ایک دردناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں تو اس کی قوم کے سرداروں نے جنہوں نے کفر کیا۔ کہا کہ ہم تجھے اپنے ہی جیسا بشر دیکھتے ہیں۔ اور ہم نہیں دیکھتے۔ کہ تیری پیروی سوائے ان لوگوں کے کسی نے کی ہو۔ جو ہم میں رذیل ہیں۔ اور وہ بھی سرسری نظر سے اور ہم تم میں اپنے اوپر کوئی فضیلت نہیں پاتے۔ بلکہ تمہیں جھوٹے یقین کرتے ہیں۔"

"اور عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا۔ اس نے کہا۔ اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو۔ تمہارے لئے اس کے سوائے کوئی معبود نہیں ......

انہوں نے کہا اے ہود! تو ہمارے پاس کوئی کھلی دلیل نہیں لایا۔ اور ہم تیرے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں۔ اور نہ ہم تجھ پر ایمان لانے والے ہیں۔ اور ہم صرف یہی کہیں گے۔ کہ ہمارے کسی معبود کی تجھ پر مار پڑ گئی ہے۔"

"اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا۔ اس نے کہا۔ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو.....

انہوں نے کہا۔ اے صالح اس سے پہلے پہلے تو ہم تم پر بڑی بڑی امیدیں رکھتے تھے۔ کیا تو ہمیں روکتا ہے۔ کہ اس کی عبادت کریں۔ جس کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے۔ اور یقیناً ہم اس کے متعلق سخت شک میں ہیں۔ جس کی طرف تو بلاتا ہے۔" (سورہ ہود)

ایک اور پیغمبر کا ذکر جس کے نفس سے بیمار تندرست ہوتے اور مردہ زندہ ہوتے تھے۔ انجیل مقدس کی زبانی سنیئے۔

"پس پیلاطس قلعہ میں پھر داخل ہوا۔ اور یسوع (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو بلا کر اس سے کہا۔ کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟ یسوع نے جواب دیا۔ کہ تو یہ بات آپ ہی کہتا ہے۔ یا اوروں نے میرے حق میں تجھ سے کہی۔ پیلاطوس نے جواب دیا۔ کیا میں یہودی ہوں؟ تیری ہی قوم اور سردار کاہنوں نے تجھ کو میرے حوالہ کیا۔ تو نے کیا کیا ہے؟ یسوع نے جواب دیا۔ کہ میری بادشاہت اس دنیا کی نہیں۔ اگر میری بادشاہی دنیا کی ہوتی۔ تو میرے خادم لڑتے۔ تاکہ میں یہودیوں کے حوالہ نہ کیا جاتا....."

"یہ کہہ کر وہ (پیلاطس) یہودیوں کے پاس پھر گیا۔ اور ان سے کہا۔ کہ میں اس کا کچھ جرم نہیں پاتا۔ مگر دستور ہے کہ میں عید پر تمہاری خاطر ایک آدمی چھوڑ دیا کرتا ہوں۔ پس کیا تم کو منظور ہے۔ کہ میں تمہاری خاطر یہودیوں کے بادشاہ کو چھوڑ دوں۔ انہوں نے چلا کر پھر کہا۔ کہ اس کو نہیں۔ لیکن برابا کو چھوڑ دے ——— اور برابا ایک ڈاکو تھا"

اس پر پیلاطس نے یسوع کو لے کر کوڑے لگوائے اور سپاہیوں نے کانٹوں کا تاج بنا کر اس کے سر پر رکھا۔ اور اسے ارغوانی پوشاک پہنائی۔ اور اس کے پاس آ کر کہنے لگے۔ اے یہودیوں کے بادشاہ آداب۔ اور اس کے طمانچے بھی مارے۔ پیلاطس نے پھر باہر جا کر کہا۔ کہ دیکھو میں اسے تمہارے پاس باہر لاتا ہوں۔ تاکہ تم جانو کہ میں اس کا کچھ جرم نہیں پاتا۔ یسوع کانٹوں کا تاج اور ارغوانی پوشاک پہنے باہر آیا۔ اور پیلاطس نے ان سے کہا۔ کہ دیکھو یہ آدمی۔ جب سردار کاہن اور پیادوں نے اسے دیکھا تو چلا کر کہا۔ "صلیب دے"۔ "صلیب دے"۔

نفسِ انسانی کی ناشناسی کا کتنا عبرت انگیز نظارہ ہے۔ کہ وقت کے سب سے برگزیدہ انسان اور اولوالعزم نبی کے ساتھ اس کی قوم کے لوگ یہ سلوک کرتے ہیں۔ کہ زنگ دار پوشاک پہنا رکھی ہے۔ سر پر کانٹوں کا تاج ہے۔ بازاری لفنگوں کا ایک گروہ اس کے پیچھے لگا ہوا ہے طرح طرح کی آوازے کستی ہے۔ اور اس ہیئت کے ساتھ سولی کی طرف لے جا رہا ہے۔ ابد

(باقی آئندہ)

درخواست دُعا

عاجز راقم دسویں جماعت کا طالب علم ہے لیکن بیماری کے باعث عرصہ دو ماہ سے اپنی تعلیم کو جاری نہیں کر سکتا احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ خاکسار اقتدار احمد بمقام گھیاٹ ڈاکخانہ میانی ضلع سرگودھا۔

مولوی اختر علی خاں کے "دادا مرحوم"

(بقیہ صفحہ ۵)

کر دیتے ہیں اور پھر دیکھیں گے کہ مولوی سراج الدین خانصاحب کا بیٹا اور پوتا ان کی دونوں شہادتوں سے کس قدر فائدہ اٹھاتے ہیں۔

یہ شہادت ۱۹۰۷ء کی ہے جو اخبار "زمیندار" لاہور جلد ۵ نمبر ۱۶ مورخہ یکم مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۷ کالم ۱ پہ شائع ہوئی تھی۔ اس میں مولوی اختر علی خاں کے "دادا مرحوم" لکھتے ہیں:-

"ہمیں اس بات کے معلوم ہونے سے خوشی ہوئی ہے اور رنج بھی کہ حضرت اقدس امام وقت و مسیح موعود جناب مرزا غلام احمد خانصاحب قادیانی مدظلہم نے اپنے معتقدین کے سوال کے جواب میں یہ حکم صادر فرمایا ہے کہ ایکٹ جدید (نمبر ۳ ۱۹۰۶ء) متعلقہ نوآبادی ہائے کے خلاف زمینداروں کے جو جلسے ہوئے ہیں یا ہو رہے ہیں ان میں انکو شامل نہ ہونا چاہیئے۔ بلاشبہ یہ امر ہماری خوشی کا باعث ہے کہ ہماری قوم کے لیڈر اور پیشوا گورنمنٹ کی مخالفت کو خلاف مذہب خیال کرتے ہیں اور ہمارا اپنا بھی یہی ایمان ہے قرآن کریم میں صاف حکم ہے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ اس حکم کی صحت میں جو شک لاوے وہ کافر ہے اور اس کی تعمیل میں جو قصور کرے وہ گنہگار ہے۔"

(اخبار "زمیندار" لاہور یکم مئی ۱۹۰۷ء)

مولوی اختر علی خاں کے "دادا مرحوم" کا یہ بیان جس میں از روئے قرآن انگریزی حکومت کی اطاعت پر "اپنا بھی ایمان" ظاہر کیا ہے صاف بتاتا ہے کہ وہ بانی جماعت احمدیہ کو "اقدس" یعنی اپنے زمانہ میں مقدس ترین انسان یقین کرتے تھے۔ چنانچہ چنانچہ پیش کردہ حوالہ (جو کہ میں نے مارچ ۱۹۴۷ء کے اخبار "الفضل" میں بھی شائع کیا تھا) اس میں "حضرت" "اقدس" "امام وقت" "مسیح موعود" "جناب" "مدظلہم" اور "ہماری قوم کے لیڈر" اور "پیشوا" وغیرہ آٹھ الفاظ اس قابل ہیں کہ مولوی ظفر علی خاں اور مولوی اختر علی خاں ان کو آٹھوں پہر مشعل راہ بنائیں۔ اور احمدیت کی گذشتہ کی ہوئی مخالفت پہ آٹھ آٹھ آنسو بہا کر توبہ تائب ہوں۔ اور آٹھوں اعضاء پہ سجدات شکر بجا لاتے ہوئے احمدیت میں شامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق بخشے آمین ثم آمین۔

اعلان دار القضاء

مکرم مرزا فتح محمد صاحب ساکن باڈہ ضلع لاڑکانہ سندھ نے مکرم مرزا الطاف الرحمٰن صاحب ساکن جسونت بلڈنگ لاہور حال معرفت قمر ریڈیو کمپنی صدر بازار ملتان چھاؤنی سے مبلغ ۳۱۹۲ روپے دلانے کی درخواست دے رکھی ہے۔ مگر اس درخواست کا تفصیلی جواب باوجود کوشش کے مرزا الطاف الرحمٰن صاحب مذکور سے حاصل کرنے میں کامیابی نہیں ہو سکی۔ اس لئے اب بذریعہ اخبار ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ پندرہ دن کے اندر اس کا مکمل اور مفصل تحریری جواب دفتر ہذا میں پہنچا دیں۔ اس کے بعد ان کا کوئی عذر مسموع نہ ہوگا اور درخواست پہ یکطرفہ غور کر کے فیصلہ کر دیا جائے گا۔

نوٹ:- درخواست مذکور کی نقل ان کو موصول ہو چکی ہے۔

قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ربوہ پاکستان)

خط و کتابت کرتے وقت اور منی آرڈر کوپن پہ خریداری نمبر (یہ نمبر چٹ پہ ہوتا ہے) ضرور لکھ دیا کریں۔ بغیر نمبر کے تعمیل مشکل ہے

مینیجر الفضل

تحریک جدید کا اہم مطالبہ — امانت فنڈ تحریک جدید

"میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں۔ ان سب میں سے امانت فنڈ کی تحریک پر میں خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں۔ کہ جاننے والے جانتے ہیں۔ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈال دینے والے ہیں۔"

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز)

اس امانت میں روپیہ جمع کراتے وقت دوست امانت تحریک جدید کے الفاظ کو یاد رکھیں۔

ماہوار تبلیغی رپورٹ جلد بھیجیں

جماعتہائے احمدیہ کو ماہوار تبلیغی رپورٹ فارم بھجوائے گئے ہیں۔ صدران و سیکرٹریان تبلیغ مہربانی کر کے اپنی جماعت کی ماہوار تبلیغی کارگذاری کی رپورٹ مرسلہ فارموں پہ بلا توقف نظارت ہذا میں بھیجکر ممنون فرما دیں۔ اور ماہ بماہ بھیجتے رہیں۔

جن جماعتوں کے سابقہ رپورٹ فارم ختم ہو چکے ہیں۔ وہ مہربانی کر کے جلد منگوا لیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

مینیجر اشتہارات

ہر فرقہ پرست علماء مذہب کے متعلق غلط تصورات قائم کر کے ایک دوسرے کی تکفیر و تفسیق میں مصروف ہیں

ضرورت اس بات کی ہے کہ ان تصورات کو توڑ کر اسلام کے بنیادی تقاضوں کو نمایاں کیا جائے

(مولانا عبدالمجید صاحب سالک کے قلم سے)

مذہبی گروہ بندی کا علاج

میں نے مذہبی گروہ بندی کے فتنے کے متعلق "جنگ" کے ناظرین کو توجہ دلائی تھی۔ اور لکھا تھا۔ کہ اہل فکر اس پر غور کریں۔ اور اس کے مداوا کی تدبیریں تجویز کریں میرے مراسلے کے جواب میں جن حضرات نے اظہار خیال فرمایا۔ ان کے نزدیک اس مذہبی فرقہ آرائی کی وجہ صرف سیاست ہے۔ ایک صاحب کے نزدیک تو اس کی ذمہ داری ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔ جو پہلے سیاسی اغراض کے لئے مذہب کو آلۂ کار بناتے ہیں۔ اور دوسرے صاحب کا ارشاد ہے کہ چونکہ پاکستان کی حکومت اور حزب مخالف کے پاس کوئی ٹھوس اور عملی پروگرام یا دلکش منصوبہ موجود نہیں۔ جس کی طرف لوگوں کو کشش ہو۔ اس لئے وہ مذہبی گروہ بندی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان کے نزدیک جب تک ملک میں "زندگی کی جگر سوز جد و جہد" نہ ہو۔ ایسے فتنے سر اٹھاتے رہیں گے دونوں مراسلہ نگاروں کا خیال صحیح ہے۔ لیکن آخر الذکر مراسلہ نگار کی یہ تجویز میری سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ سب کو مل کر ایک حزب اختلاف کی تشکیل و ترتیب کرنی چاہیئے۔ حزب اختلاف کی ضرورت سے کوئی جمہوریت پسند انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن اس سے فرقہ آرائی کا فتنہ کیسے دب جائے گا۔ یہ میرے تصور سے بالا ہے۔ میرے نزدیک تو موجودہ صورت حال کا مداوا ایک ہی ہے۔ کہ مذہب کے متعلق جو غلط تصورات ہمارے فرقہ پرست علماء نے پھیلا رکھے ہیں۔ جن کی بناء پر وہ ہمیشہ ایک دوسرے کی تکفیر و تفسیق میں مصروف رہتے ہیں ان کو توڑ دیا جائے اور دین مقدس اسلام کے بنیادی تقاضے یعنی "توحید" کو نمایاں کیا جائے جس کا مقصد "ایک کرنا" ہے۔ جب تک عوام کو یہ نہ بتایا جائیگا۔ کہ اللہ اور رسول کا ہر ماننے والا مسلمان ہے۔ اور شیعہ۔ سنی۔ حنفی۔ وہابی وغیرہ کے اختلافات کا کوئی اثر مسلمانوں کی زندگی پر نہ پڑنا چاہیئے۔ اس وقت تک اہل غرض فرقہ آرائی کے جذبات کی آگ کو ہوا دینے میں ہمیشہ کامیاب رہیں گے۔ باقی رہی "زندگی کی جگر سوز جد و جہد"۔ تو بے ادبی معاف۔ کیا آپ پاکستان کو عزت و آبرو کے ساتھ زندہ رکھنے اور ترقی کی بلندیوں پر پہنچانے کو معمولی کام سمجھتے ہیں؟ یہ "جگر سوز جد و جہد" اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ آئیے تمام اختلافات کو چھوڑ کر ہم سب اسی ایک نصب العین، اسی ایک ٹھوس اور عملی پروگرام اور اسی منصوبے کی تکمیل میں مصروف ہو جائیں۔ کہ پاکستان اخلاقی، معاشرتی، اقتصادی اور سیاسی اعتبار سے مستحکم اور سربلند ہو میں نہیں سمجھتا موجودہ حالات میں اس سے زیادہ عملی پروگرام اور اس سے زیادہ "جگر سوز جد و جہد" اور کیا ہو سکتی ہے لیکن اس کی تکمیل کی پہلی شرط اتحاد ہے۔ "حزب اختلاف" کی لائن پر سوچنے سے اتحاد کے حصول کی امید رکھنا بیکار ہے اختلاف کا نتیجہ تو اختلاف ہی ہوگا۔ اتحاد کیونکر ہو سکتا ہے۔

(از روزنامہ "جنگ" کراچی ۶ نومبر ۱۹۵۲ء)

ہندوستان بھر میں "یوم مشرقی پاکستان" منانے کی اجازت دیدی گئی

حکومت ہند نے پاکستانی حکومت کی اپیل مسترد کر دی

نئی دہلی ۱۳ نومبر۔ ہندوستان کی انتہا پسند فرقہ پرست جماعتوں نے ملک بھر میں ۱۶ نومبر کو "یوم مشرقی پاکستان" منانے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس کے خلاف ہندوستانی حکومت نے کوئی کارروائی کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

یاد رہے کہ پاکستان کی اقلیتوں کے وزیر نے حکومت ہند سے پچھلے دنوں یہ اپیل کی تھی کہ بین المملکتی تعلقات کے مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان فرقہ پرست جماعتوں کو "یوم مشرقی پاکستان" منانے کی اجازت نہ دی جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے پاکستان کی اس اپیل کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے لیکن بیان کیا گیا ہے کہ ۱۶ نومبر کو حکومت کی طرف سے سارے ہندوستان میں ایسی مؤثر احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں گی۔ کہ اس موقع پر کوئی ناخوشگوار صورت حال پیدا نہ ہونے پائے

جنرل رجوے کے دورۂ ترکی کا مقصد

پیرس ۱۴ نومبر۔ مقامی فوجی حلقوں اور یورپ میں اتحادی فوجوں کے ہیڈ کوارٹر کے بین الاقوامی عملے نے اس مرتبہ جنرل رجوے کے دورہ ترکی کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے۔ حالانکہ اس سے قبل بھی آپ میثاق شمالی اوقیانوس کے دیگر رکن ممالک کا دورہ کر چکے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ اس دورہ کا وقت خاص طور پر نہایت موزوں تھا۔ کیونکہ عین اسی وقت ترکی کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ لبنان کا کامیاب دورہ کر کے واپس لوٹے تھے اور مصر و برطانیہ کی باہمی کشیدگی بھی کسی قدر کم ہو گئی تھی۔ (اسٹار)

لندن ۱۴ نومبر۔ برطانیہ ناشرین کی ایک بڑی فرم کے مسٹر مارک لانگ مین پچھلے ہفتہ چھ ماہ کے کاروباری دورہ پر روانہ ہوئے ہیں آپ دیگر ممالک کے علاوہ پاکستان اور بھارت بھی جائینگے (اسٹار)

ترکی اور لبنان کی قومیت کا پلان

بیروت ۱۴ نومبر۔ ترکی میں رہنے والے لبنانی جائدادوں کے مالکان کو دو سال کی میعاد دی جائیگی جس میں وہ فیصلہ کریں گے کہ آیا وہ ترکی قومیت اختیار کرنا چاہتے ہیں یا لبنانی۔ اسی طرح لبنان میں ترکی جائدادوں کے مالکان کو بھی ایسی ہی آسانیاں بہم پہنچائی جائیں گی۔

حکومت لبنان کے فیصلہ سے ترکیہ کے حکام کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ اس طرح ترکی اور عرب ممالک کے درمیان تعلقات زیادہ بہتر ہونے کی امید ہے نئے معاہدے کے تحت جائدادوں کے مالکان ۲ اپنی مرضی سے جس ملک میں چاہیں گے۔ رہائش اختیار کر سکیں گے۔ یا پھر جائدادیں فروخت کر کے ان کی مالیت ملک سے باہر لے جا سکیں گے (اسٹار)

نسلی امتیاز کے مسئلے کو سلجھانے کے لئے خیر سگالی کمیشن قائم کیا جائیگا

عرب ایشیائی گروپ کی پہلی عظیم الشان فتح

نیویارک ۱۳ نومبر۔ اقوام متحدہ کی خاص سیاسی کمیٹی نے ۱۷ ووٹوں کی اکثریت سے ایک تجویز منظور کی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کے ساتھ بہتر سلوک کے سلسلے میں تحقیقات کے لئے ایک خیر سگالی کمیشن مقرر کیا جائے۔ صرف جنوبی افریقہ کے وفد نے اس تجویز کے خلاف ووٹ دیا جس کی پندرہ عرب ممالک کی طرف سے حمایت کی گئی تھی۔

اقوام متحدہ کے حالیہ اجلاس میں یہ عرب ایشیائی گروپ کی پہلی عظیم الشان فتح ہے۔ اس سے پہلے عرب ایشیائی گروپ کی متحدہ کوششوں سے تونس اور مراکش کا مسئلہ بھی اقوام متحدہ کے ایجنڈے میں شامل کیا جا چکا ہے۔ عرب ایشیائی گروپ کی جانب سے یہ زور دیا جا رہا ہے۔ کہ جنوبی افریقہ میں نسلی امتیاز کے قانون کے خلاف کارروائی کی جائے۔ جنوبی افریقہ کی طرف سے بار بار کہا جا رہا ہے کہ اقوام متحدہ کو اس مسئلے میں مداخلت کا حق حاصل نہیں ہے۔

شیخ عبداللہ کی اسمبلی نے صدر ریاست کا مسودہ قانون منظور کر لیا

سری نگر ۱۳ نومبر۔ شیخ عبداللہ کی اسمبلی نے ریاست کشمیر کے آئین میں ترمیم کا وہ مسودہ قانون منظور کر لیا ہے جس کے ذریعے مہاراجہ کی بجائے منتخب "صدر ریاست" کو کشمیر کا حاکم اعلیٰ قرار دیا گیا ہے۔ ریاست کے اس ترمیم شدہ آئین کو جمہوری آئین کا نام دے دیا گیا ہے۔ اسمبلی نے ریاست کا ایک نیا سرکاری "نشان" بھی منظور کیا ہے۔ مقبوضہ کشمیر کا یہ نیا "نشان" ایک شیلڈ کی شکل میں ہوگا۔ جس کے نچلے حصہ پر تین متوازی لکیریں ہونگی۔ اور پر ایک کھلا ہوا کنول ہوگا۔ دونوں کونوں میں دو ہل ہوں گے۔ جن کے ارد گرد اناج کی بالیاں ہوں گی۔ اور اس شیلڈ کی نچلی سطح پر "جموں اور کشمیر" لکھا ہوا ہوگا۔ کشمیر کے اس نئے نشان کا رنگ سرخ ہوگا۔ اور اس کا درمیانی حصہ گہرا زرد ہوگا۔ کشمیر کے اس نشان کی منظوری کے بعد اسمبلی پر نئے نشان کا پرچم بلند کرنے کی رسم انجام دی گئی۔

مصر اور برطانیہ میں تجارتی تعلقات مستحکم ہو جائینگے

لندن ۱۴ نومبر۔ مصر کی طرف سے درآمد پر حالیہ پابندیوں اور برطانیہ کی طرف سے روئی کی خرید کم کر دینے کے باوجود اینگلو مصری حلقوں میں یہ اعتماد بڑھ رہا ہے۔ کہ دونوں ملکوں کے درمیان تجارت بڑھ جانے کا وقت اب زیادہ دور نہیں ہے۔ اب یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ مصری سفارتخانے کے شعبہ تجارت میں توسیع کی جانے والی ہے۔

کچھ عرصہ سے تجارتی کونسلر مسٹر احمد فواد کی امداد کیلئے صرف ایک اتاشی مسٹر محمود عبدالحمید خلالی ہی تھے مگر اب ایک اور اتاشی بھی آنیوالا ہے جب مسٹر فواد سے پوچھا گیا۔ کہ آپ میں سے ایک افسر لندن سے جلا جائیگا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہرگز نہیں اس کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ ہمارا محکمہ اتنا اہم ہے۔ کہ مزید اتاشی کی ضرورت ہے۔ (داشاد)